قسط ہفتم

قصیدہ معراجیہ

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

شیخ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام
حضرت علامہ مولانا
حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ
صدیقی قادری رضوی حامدی

زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی
سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری
خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا
عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com
DAR-UL-RAZA

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:..................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (قسط ہفتم)

اسپیکر:..................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:..................قصیدہ معراجیہ

زیرِ سرپرستی:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:..................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:..................حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:..................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر وترتیب:..................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:..................22

پبلشر:..................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

قال اللہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہo ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیماo

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم

قصیدہ معراجیہ، کلام اعلیحضرت علیہ الرحمہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اِس کا بیک گراؤنڈ یہ بھی یاد رکھئے کہ اردو کی تاریخ میں ایسا قصیدہ نہیں لکھا گیا۔ قلم ٹوٹ گیا اِس عنوان پر جو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا۔ اِس واقعہ معراج کو بیان کرنے کیلئے اِس صدی میں ربِ کریم نے اُس شخصیت کو منتخب کیا جو محمد رسول اللہ ﷺ کے عشق اور محبت کا پیکر تھا مجسم تھا اور پھر یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس واقعہ معراج کو پڑھنے کے بعد کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح واقعہ معراج میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے ساتھ ہے اور وہ کمنٹری کر رہے ہیں ماضی کو حال میں کر بیان کرنا واقعے کو صورت عطا کر دینا اور صورت کے سانچے میں ڈھال دینا کیفیات کے ساتھ یہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کا کمال ہے۔ میرے عزیز و میرے دوستو واقعہ معراج پر بہت کچھ لکھا گیا ہے اور اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی لکھا کہ

کلام اعلیحضرت رحمة الله تعالىٰ عليه

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے۔۔
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

ملفوظات خوشتر رحمة الله تعالىٰ عليه

الفاظ کا دبدبہ اگر آپ کو اردو کا ذوق ہے تو دیکھئے کہ وہ سرورِ کشورِ رسالت ،ایک ہی جملے میں کشورِ رسالت کہہ کر اور سرور کہہ کر خاتم النبیین ﷺ کا اظہار کر دیا، سید المرسلین ﷺ کا بھی اظہار کر دیا، شفیع المذنبین ﷺ کا بھی اظہار کر دیا ۔اوّل شافع ،اوّل مشفع جتنی بھی خصوصیات ہیں اور جتنے خصائص ہیں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرورِ کشورِ رسالت کہہ کر سب کا اظہار کر دیا۔ میرے دوستو یہ قصیدہ معراجیہ حضور محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' پڑھا کرتے تھے ۔اور میں نے سنا بھی ہے اور یہ شرف مجھے وہاں سے حاصل ہے کہ میں مورشش میں اور جہاں جہاں رہا میں پڑھتا رہا۔اور اللہ نے اِس ملک میں یہ پہلا موقع ہوا کہ عزیزی الطاف حسین نے سنی رضوی سوسائٹی کی طرف سے انتظامات کئے ہیں۔ پھر دیکھئے کہ عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے،کون؟ وہ کشورِ رسالت کا شہنشاہ۔ یہ مت دیکھو کہ مکہ معظّمہ کی گلیوں میں چلتا ہوا نظر آرہا ہے یا چٹائی پر بیٹھا ہوا ہے یا کسی گھر میں ہے ۔عرض کرتے ہیں کہ جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے۔اُن کی شان کا حال یہ ہے کہ مالک

عرشِ عظیم نے عرش پر بلایا اور جلوہ فرما ہوئے۔ ''جلوہ گر'' سرکار کی عزت وعظمت کی ساری خصوصیات کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سامنے رکھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقع معراج کی اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمنٹری کررہے ہیں۔ساتھ ساتھ ہیں حالات کو بھی دیکھ رہے ہیں،مشاہدہ بھی کر رہے ہیں۔اور پھر دوسرے مصرے میں میرے دوستو پہلے مصرے کا جواب ہے عرض کرتے ہیں کہ

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

کوئی صاحب یہ نہ سمجھیں کہ عرش تو بڑا پرانا ہے،آسمان کی راہیں بھی بڑی پرانی ہیں اور وہ جلوہ گاہیں بھی بڑی پرانی ہیں تو وہ سارا پرانا ساز وسامان ہوگا تو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسا فرمایا کہ بھائی دیکھو کہ ظاہر ہے کہ رب کریم نے پیدا کیا اور جو پیدا کیا وہ پیدا ہوا مگر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی رات وہ جتنا سامان تھا،وہ حسن عطا فرما دیا وہ کیفیت عطا فرمادی کہ ہر سامان میں جدت نظر آنے لگی۔ ہر شے کو اللہ نے پہلے پیدا کیا لیکن ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ نئے آنے والے مہمان کے طرب میں اور اعزاز میں کہ عرش آج ہی بنایا گیا ہے اور پھر وہ سامان نیا بھی تھا اور یونیک بھی تھا لفظ نرالا،ایسا نہیں کہ اِس کی مثال کوئی ملے اور پھر نئے نرالے طرب سے سامان عرب کے مہمان کیلئے تھے۔دیکھئے،سوچئے، نیا،نرالا، طرب اور مہمان سبحان اللہ۔میرے عزیزو،میرے دوستو! کلام الامام امامِ الکلام،ہر ہر مصرے میں شادیٔ اسراء کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج کو آپ نے پیش کیا

ہے۔اب آگے بڑھتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

بہار کو شادیاں مبارک، چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

ملفوظاتِ خوشتر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرات سنئے کہ کیا لفظ بیان کیا ہے کہ ’’بہار کو شادیاں مبارک‘‘ یہ دنیا میں جو بہار آئی ہوئی ہے اِس بہار کو خوشی مبارک ہو اور چمن جو آج آباد ہے دنیا کا اِس کو بھی مبارک ہو معراج کے دولہا کے صدقے۔آج کی رات کا عالم یہ تھا کہ ملک بھی اور فلک بھی ، یہ بلبل کی آواز بول رہے تھے۔بلبل کی آواز جس طرح سے کہ بلبل گل کو دیکھ کر مستانہ وار آواز نکالتی ہے۔اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ عرض کر رہے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ معراج کی رات کیفیت یہ تھی کہ مست وکیفیت طاری تھی ملک پر بھی اور فلک پر بھی سارے کے سارے خوش تھے کہ آج سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔میرا موضوع چونکہ صرف یہ مصرع ہے اس لئے میں ادھر اُدھر کی بات نہیں کرتا۔

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے
وہاں فلک پر یہاں زمین پر رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں

اُدھر سے انوار ہنستے آتے اِدھر سے نفحات اُٹھ رہے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اللہ اللہ! فلک پر میرے دوستو زمین پر، شادی وخوشی کا شادیانہ بج رہا تھا نفحات اِدھر سے دھومیں مچ رہی تھیں اور اُدھر سے انوار ہنستے آرہے تھے۔فلک سے انوار کی روشنی تھی اور اِدھر سے خوشبو کی لپٹیں اُٹھ رہیں تھیں اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفرِ معراج ہورہا تھا۔اب دیکھئے کہ اِن کیفیات کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے لفظوں میں بیان کیا۔اللہ اللہ

کیا پوچھنا ہے اِن کیفیات کو اور پھر اپنے احساسات کو کیفیات کا رنگ دے کر، الفاظ کا جامہ پہنا کر جس انداز سے وہ پیش کر رہے ہیں یہ انہی کا حصہ ہے۔

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ چھوٹ پڑتی تھی اُن کے رُخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام سیرین ”رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ“ نے لکھا کہ ستائیسویں رات کو واقعہ معرج کا سبب یہ بھی ہے تاکہ جہاں تک چاندنی کا تعلق ہے اور نور کا تعلق ہے، روشنی کا تعلق ہے تو چاند کی طرف منسوب نہ ہو تو اس لئے ستائیسویں رات میں کیفیت یہ تھی کہ

وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئینے تھے

حضور چلے تو ساری تجلیات، کیفیات اور انوار سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن

کو چومتے ہوئے جارہے تھے اور فرشتوں کی بارات وہاں سے اور اِس واقعہ معراج کو آپ ذرا سوچیئے تو سہی کہ واقعہ معراج میں ربِ کریم داعی ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ مدعو ہیں اور ساتھ میں قدرت نے اس بات کا مظاہرہ کیا کہ آسمان سے زمین تک فرشتوں کی بارات تھی۔اب سنئے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ معراج کے لئے تیار ہوئے اور ربِ کریم نے تیار کیا اور کفیت تھی تو کیفیت سنئے، کہتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمة الله تعالیٰ علیه

نئ دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے قمر کے اِک تل رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

ملفوظات خوشتر رحمة الله تعالیٰ علیه

کعبہ خود حسین ہے، کعبہ خود محبوب ہے لیکن آج محمد رسول اللہ ﷺ کو قدرت نے، دستِ قدرت نے انہیں سنوارا تھا۔اُن کا حال یہ تھا کہ نئ دلہن سرکارِ دوعالم ﷺ نئ دلہن کی طرح قدرتی نئ دلہن، شہکارِ قدرت نئ دلہن آپ کی ذات سنواری ہوئی ذات جب معراج کیلئے تیار ہوئی اور آپ کے سامنے آئے اور کعبے کے پاس آئے تو کعبہ کا حال یہ تھا کہ وہ خود مچل رہا تھا سرکار ﷺ کے حسن کو دیکھ کر، انوار کو دیکھ کر تجلیات کو دیکھ کر بار بار وہ نکھر رہا تھا، سنور رہا تھا اور کیوں نہ نکھرے اور کیوں نہ سنورے کیونکہ کعبے کو معلوم تھا کہ میں تو ایک پتھر تھا مگر کعبے والے نے مجھے کعبہ بنایا، کعبے کو معلوم تھا کہ یہ ساری عزت کو ان کی ہے۔اعلیحضر ت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہوتے کہاں خلیل کہاں کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

نئ دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے قمر کے اِک تل رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

ملفوظاتِ خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کعبے کا حال تو یہ تھا لیکن حجر اسود تو حجر اسود کے قمر میں یعنی کعبہ میں جہاں یہ حجرِ اسود ہے وہ بالکل قمر کی حیثیت رکھتا ہے تو حجر کے صدقے قمر کے ایک تل میں، کعبے کا قمر حجر اسود کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرار دیا اور وہ واقع جگہ ہی ایسی ہے جیسے قمر۔تو کعبے کی قمر کیا ہے حجر اسود ہے تو حجر اسود یہ کعبے کی قمر ہے اور کعبے کی اُس قمر میں جو تل ہے اُس تل میں لاکھوں میرے دوستو ڈیکوریشن کے طرز ہیں ۔لاکھوں سنوارے تو رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے۔یعنی وہ ایک حجر اسود کا جو تل تھا اُس کے اندر میرے دوستو بناؤ اور زینت ،حسن اور خوبصورتی کے لاکھوں رنگ اُس رات پیدا ہوئے ۔اور یہ دیکھ کس کی نظر رہی ہے؟ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ،اُن کی نگاہیں اِن کیفیات کا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مشاہدہ کر رہی ہیں۔

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

خوشی کے بادل اٹھ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آگئے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اللہ اللہ! خوشی کے بادل امنڈ کے آئے اور دلوں کے طاؤس، یہ طاؤس سے تشبیہہ دی گئی کہ کس قدر حسین تشبیہہ ہے۔ کہ دل کی کیفیت میرے دوستو طاؤس کی تھی اور پھر فرمایا کہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے، حرم وجد میں تھا۔ آج پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کا، نعت خوانی کا ایک امام تھا اور ساری کائنات سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، آپ سوچئے تو سہی اور اِس کیفیت کو اپنے سامنے رکھئے کہ Head of the State جب کسی Head of the State کو مدعو کرتا ہے تو کیا حال ہوتا ہے اُس Head of the State کا اور State کا۔ تو میرے دوستو یہ فزیکل ورلڈ کی میں بات کررہا ہوں، میں تو مخلوقات کی بات کررہا ہوں وہ تو خالق ہے، کہ خالق نے جب میزبانی فرمائی ہوگی اور اپنے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مہمان بنایا ہوگا تو پھر یہی کہا جاسکتا ہے کہ نہ کسی بشر نے دیکھا نہ سوچا نہ سمجھا یہ تو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرفان ہے کہ اُن کیفیات کو لفظوں میں بیان کردیا۔ اب سنئے کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ جھوما میزاب زر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک پر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کعبے کی کیفیات کیا تھیں؟ کعبے میں حاضری کا جن لوگوں نے شرف حاصل کیا ہے تو حطیم میں جب آپ بیٹھیں گے خدا آپ کو لے جائے تو حطیم میں بیٹھ کر ذرا اوپر کو دیکھئے کہ کعبے کے اوپر صرف پانی گرتا ہے اور نالہ جو سونے کا بنا ہوا ہے تو اُس رات اُس پرنالے کی ''میزابِ ذر'' وہ سونے کا پرنالہ جو کعبے پر جب بارش ہوتی ہے اور جب پانی گرتا ہے۔ اللہ اللہ! حدیث میں آیا ہے کہ جب وہاں سے پانی گر رہا ہو اور کوئی وہاں سے غسل کرے تو وہ جنت میں غوطے کھاتا ہے۔

چنانچہ میرے دوستو! اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج اور زیارت کے سفر پر تھے اور ایک ایسا موقع آیا کہ بارش ہوئی اور آپ کو بخار بھی تھا مگر پھر بھی آپ حطیم میں چلے گئے اور میزابِ زر سے جو پانی گر رہا تھا، لوگوں نے کہا کہ حضرت آپ نے یہ کیا کیا کہ آپ تو بیمار ہیں اور یہ حدیث تو ضعیف ہے تو فرمایا کہ ٹھیک ہے حدیث تو ضعیف ہے لیکن میری امید تو قوی ہے۔ تو عرض کرتے ہیں کہ میزابِ زر کا جھومر۔ آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ عورتوں کے کانوں میں جھومر ہوتا ہے تو اُس جھومر سے اُس میزابِ زر کو تشبیہہ دی اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ کعبہ ایسا بنا ہوا ایسا سنورا ہوا تھا کہ اُس میزاب زر پر جھومر کا گمان ہو رہا تھا ۔اور پھر آ رہا کون جو کعبے کے کان پر ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جھومر لٹک رہا تھا اور پھر ''پھوار برسی کہ موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے''۔ اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم ہے کہ ربِ کریم نے غرباء اور فقراء کو کعبے کے اندر زیارت اور حاضری کا شرف ہے وہ

عطا فرما دیا۔ ورنہ کعبے اندر اُمراء جاتے ہیں بادشاہ جاتے ہیں بڑے بڑے لوگ جاتے ہیں ۔غرباء اور فقراء کیلئے میرے دوستو یہ چانس نہیں تھا۔ لیکن حطیم مثل کعبہ ہی ہے کعبے کا ہی ایک حصہ ہے لیکن قریش نے جب کعبے کو بنانا چاہا تو اُس وقت خرچ کی کچھ کمی کی وجہ سے وہ حصہ تو چھوڑ دیا اور الحمدللہ وہ حصہ ہم غرباء فقراء کیلئے حاضری کا سبب بن گیا تو جو بھی حطیم کے اندر جاتا ہے وہ یقین کرے کہ وہ کعبے کے اندر موجود ہے۔

اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کررہے ہیں اُس رات کا حال یہ تھا کہ ''پھوار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے''۔اور یہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے فیضان کا حال یہ تھا کہ اب میرے دوستو 52 اور 53 یہ اشعار ہیں عرض کرتے ہیں آگے کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پہاڑیوں کا وہ حسن ترین وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکین
صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے دوستو یہ رنگِ محبت ہے کہ اس کی واردات کو مجسع کہہ کر الفاظ کے جامے میں پیش کرنا یہ بہت بڑی بات ہے۔ میں آپ سے عرض کروں کہ پہاڑیوں کا حسنِ ترین ظاہر ہے کہ مکہ معظّمہ میں جو پہاڑیاں ہیں اُس کا جو حسن ہے، اُس کی جو ڈیکوریشن ہے، اُس کی جو بیوٹی ہے فرماتے ہیں کا اُس وقت عالم یہ تھا کہ اعلیحضرت

الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیفیات بیان کررہے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے شبِ معراج میں وہ کیفیت پیدا کردی تھی کہ اونچی اونچی جو چوٹیاں تھیں ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ناز کے ساتھ، عزت کے ساتھ، بہار کے ساتھ سرکار ﷺ کے قدوم کے بوسے لینے کیلئے سر اُٹھا اُٹھا کر کہہ رہی تھیں کہ سرکار ﷺ کو دیکھ رہی ہیں۔ اچھا پھر دیکھئے کہ ''صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے تھامے چنے ہوئے تھے''۔ صبا تو آپ نے یقیناً محسوس کیا ہوگا کہ ٹھنڈی ہوا چلتی ہے لیکن سبزہ میں لہریں آئیں کیونکہ مکہ معظّمہ کی پہاڑیاں بظاہر وہاں کوئی سبزہ تو ایسا ہے نہیں، یا کھیت تو کوئی ہے نہیں، یا درخت تو کوئی ہے نہیں کہ جب ہوا آئے تو سرسراہٹ اُس میں پیدا ہو۔ لیکن اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک رنگ دیا اور اُس وقت کیفیت یہ تھی کہ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ صبا بھی چل رہی ہے ہوا بھی چل رہی ہے۔ اور اُس پر ایک کیفیت طاری ہے اور کیفیت کیسی؟ کہ صبا سبزے میں لہریں آئیں، صبا بھی چل رہی ہے اور وہ جو سبزہ ہے گرین ہے اُس کے اندر لہریں اُٹھ رہی ہیں اور اُن لہروں کا عالم یہ ہے کہ دوپٹے دھانی اور میں نے تو میرے دوستو فلک میں بھی دیکھا نیچے سے لیکر اوپر تک باغات دیکھے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعی حقیقت میں دوپٹے دھانی ہے۔ چنے ہوئے تھے تو اُس کیفیت کو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معراج کی رات ایمان اور یقین کی کیفیت دے کر عرض کررہے ہیں کہ ''صبا سے سبزہ میں لہریں آئیں دوپٹے دھانی کے چنے ہوئے تھے''

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

ذرا انداز دیکھئے کہ

پرانا پر داغ ملگجا تھا اُٹھا دیا فرش چاندنی کا

بیک گراؤنڈ میں جو سوالات اُٹھائیں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا جواب دیا کہ

کلام اعلیحضرت رحمة الله تعالیٰ علیه

پرانا پرداغ ملگجا تھا اُٹھا دیا فرش چاندنی کا

ہجوم تارنگہ سے کوسوں قدم قدم فرش باولے تھے

ملفوظات خوشتر رحمة الله تعالیٰ علیه

وجہ کیا ہے کہ ستائیسویں (رجب) رات کو معراج کا واقعہ ظہور ہوا۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کررہے ہیں کہ یہ چاندنی کا جو ملگدا پرانا فرش بچھا ہوا تھا ربِ کریم نے اُسے اُٹھا دیا۔ میرے محبوب کیلئے یہ پرانا کارپٹ جو چاندنی کا تھا اب اُس کی ضرورت نہیں ہے اب تو یہ کروڑوں اور بے شمار فرشتے ہیں ہجومِ تارے، اِن قدوسین کی جو نگاہیں تھیں اور زائرین کی جو نگاہیں تھیں اُن سے جو تار نکل رہا تھا وہ قدم قدم پر تجلیات کا مظاہرہ کررہا تھا۔ فرش کے ہر ہر قدم پر ایسا معلوم ہورہا تھا کہ ہزاروں تجلیات یہاں روندرہی ہیں اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان ہورہی ہیں۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

میں نے پہلے عرض کیا کہ ربِ کریم قادرِ مطلق ہے جس بندے کو وہ نوازنا چاہے نواز سکتا ہے۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکار ﷺ کے غلام ہیں مگر نوازش تو دیکھئے کہ چونکہ وہ کمنٹری کر رہے ہیں تو اِس انداز سے اِس شعر میں عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

دیکھئے اب میں محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انداز میں اختیار کر رہا ہوں عرض کرتے ہیں کہ ''کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں؟'' تو یہ تو وہی شخص کہہ سکتا ہے نا کہ جو پہلے پا چکا ہو۔ یعنی کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں؟ اب کہاں سے پائیں یہ جملہ وہی کہہ سکتا ہے جو پہلے پا چکا ہو۔ محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ربِ کریم کے کرم سے سرکارِ دو عالم ﷺ کے فیضان سے اور حضورِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے ،آپ کی روحانیت کا عالم یہ تھا کہ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ سرکار ﷺ کے ساتھ اُس سفر معراج میں ہیں جبھی تو کہہ رہے ہیں کہ

غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اُس رہ گزر کو پائیں

ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے

تو ہمارے دل یعنی اپنے آپ کو بچاتے ہوئے غلاموں کو بھی، عشاق کو بھی سب کو ساتھ لیا اور کہا کہ "ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے"

اللہ اللہ! وہ عالم کیسے تمہیں دکھاؤں اور کیسے بتاؤں کہ جہاں میرا اور عشاق محمدی کا، غلامانِ محمدی کے دل قربان ہورہے تھے حوروں کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں اور فرشتوں کے پر جہاں بچھے تھے، کہاں اب اُس راہِ گزر کو پائیں؟

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کیلئے تھے

اور پھر یہی نہیں کہ آپ دبدبہ دیکھئے، ہمہمہ دیکھئے عرض کرتے ہیں۔

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خدا ہی دے صبر جانِ پرغم، دکھاؤں کیوں کر تجھے وہ عالم

جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولہا بنا رہے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آج میرے دوستو دنیا کے دولہا کو جب سنوارا جاتا ہے تو باپ، دادا، برادری کے لوگ بڑے بڑے لوگ آگے پیچھے ہوتے ہیں اور دولہا بنایا جاتا ہے۔ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرض کررہے ہیں کہ "خدا ہی دے صبر جانِ پرنم، دکھاؤں کیوں کر تمہیں وہ جانِ عالم" اور "اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی" فرشتہ ربِ کریم کی اجازت کے ساتھ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔

''جھرمٹ میں'' کس کے جھرمٹ میں؟ قدوسین کے جھرمٹ میں جبرائیل ہیں، میکائیل ہیں سارے فرشتے وہاں موجود ہیں تو سب کے جھرمٹ میں لے کر کے

''جب اُن کو جھرمٹ میں لے کے قدسی، جناں کا دولہا بنا رہے تھے''

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

اللہ اللہ! بالکل اِس انداز میں اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس واقعہ کو بیان کیا ہے۔ کوئی شخص چاہے وہ رسم و رواج کی بنیاد پر ہی کیوں نہ ہو انکار نہیں کر سکے گا۔ آپ جانتے ہیں کہ جب دولہا کو دولہا بنایا جاتا ہے تو اُس کے اوپر کچھ صدقہ نچھاور کیا جاتا ہے کچھ پیسے دیئے جاتے ہیں، لینے والے آگے پیچھے ہوتے ہیں۔ کچھ ماں باپ دیتا ہے، کچھ دادا، کچھ دادی، کچھ نانا، کچھ نانی تو وہ دولہا کے سر کا جو اُتارن ہے ہمارے معاشرے میں ہے کہ دولہا کے سر کچھ نہ کچھ عورتیں آتی ہیں اور اتار کر کے دیتی ہیں۔ اور اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ دکھا رہے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کا دولہا، فردوس کا دولہا ربِ کریم کی بارگاہ میں حاضری کا دولہا بنایا جا رہا تھا اور اُس کے بعد کیا تھا اور اُن کے رُخ کا صدقہ کیسے اُتارا جا رہا تھا اور کس طرح سے خیرات بَٹ رہی تھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعزاز میں کہ عرض کرتے ہیں۔ سبحان اللہ!

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ، یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا

کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگتے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے دوستو پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اِس واقعہ معراج کی کمنٹری کیلئے اور قلم کو زبان دینے کیلئے ربِ کریم نے اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو چن لیا۔اب ذرا سوچئے تو سہی عرض کرتے ہیں کہ ''اُتار کر اُن کے رُخ کا صدقہ'' اُن کے رُخ کا صدقہ اُتارا جا رہا تھا یہ ہمارے معاشرے میں بھی ہے کہ اُن کے رُخ کا صدقہ اُتارا جا رہا تھا اور نور کا بٹ رہا تھا باڑا۔نور وارا،سرکار ﷺ کی ذات نور والی، آپ نورِ مجسم ہیں تو نور والے کا جب صدقہ بٹے کا تو وہ نور ہی ہوگا۔کہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا اور ایسا نور کا بٹ رہا باڑا کہ چاند سورج مچل مچل کر جبیں کی خیرات مانگ رہے تھے ۔چاند بھی کہہ رہا تھا کہ ہمیں سرکار ﷺ کی بارگاہ سے کچھ عطا ہو۔اور سورج بھی کہہ رہا تھا کہ چاند کی بارگاہ سے ہمیں کچھ عطا ہو اور یہ مبالغہ آپ نہ سمجھیں۔آپ جانتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کی ذات نور علی الانوار ہے،نور جس کو جہاں بھی ملا،جس کو بھی ملا،اور جس کو بھی ملے گا یہ سرکار ﷺ کا ہی فیض ہے۔تو عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سرکار ﷺ نے جب غسل دیا تو اے نظر والو!تم نے تاروں کی چمک کو

دیکھا یہ تاروں کی چمک ، یہ جو تاروں کے کٹورے ہیں اِن میں چمک کہاں سے آ گئی ؟ اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے دوستو ایمان اور یقین کی راہ دکھائی اور کہا کہ ’’نہانے میں جو گرا تھا پانی، کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے‘‘ سورج نے جبین کی خیرات لی ، چاند نے سرِ اقدس کا صدقہ لیا تو اب جو پانی گرا تھا میرے دوستو! ’’نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لئے تھے‘‘ اب سنئے عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بچا جوتلووں کا اُن کے دھوون ، بنا وہ جنت کا رنگ و روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے دوستو! یہ محبت ہے اور آپ جانتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نورُ علی انوار ہیں اور جانِ کائنات ہیں ۔ سرکار ﷺ کے صدقے ربِ کریم نے سب بنایا اور سب کچھ پیدا کیا اور یہ اللہ کا انعام ہے اور اُس انعام اور کیفیات کا اظہار اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی زبان سے عرض کررہے ہیں کہ سرکار ﷺ کے تلووں کا جو دھوون تھا جو پانی تھا وہ جنت کا رنگ و روغن بن گیا۔ اور پھر ’’جنہوں نے دولہا کی پائی اترن‘‘ جو سرکارِ دو عالم ﷺ نے لباس پہن رکھا تھا جس کو وہ ملا تو پھول گلزارِ نور کے تھے، وہ جنت اور گلزارِ نور کے وہ پھول تھے۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے

نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

کیفیات کیا تھیں ؟رب کریم کی طرف سے جو اعزاز پیش کیا جارہا تھا ربِ کریم نے اپنے کرم سے اپنے محبوب کیلئے عرض کر رہے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تجلیِ حق کا سہرا سر پر، صلوۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اللہ اللہ ! صلوۃ وسلام کا سہرا سرکار ﷺ کے سر پر اور صلوۃ وسلام کی نچھاور اور دو لائنیں تھیں قدسیوں کی جو زمین سے عرش تک کھڑی ہوئیں تھیں اور سرکار ﷺ کی بارگاہ میں سلامی وہ عرض کر رہے تھے۔اور سنئے ابھی آپ نے سنا کہ فزیکلی اور روحانی طور پر اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا،آپ عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن ،لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

ملفوظات خوشتر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فزیکلی عرض کرتے ہیں روحانی طور پر تو سرکار ﷺ نے نوازا۔ایمان اور یقین کی دنیا میں تو ہم نے وہاں پرواز کی مگر فزیکلی طور پر عرض کرتے ہیں کہ اگر ہم بھی

وہاں ہوتے سرکار ﷺ کی معراج کی رات ،سرکار ﷺ کے ساتھ تو لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن ۔لپٹ کے قدموں سے اُترن لینا کیا اندازِ اظہار ہے وارفتگی ہے،مگر کریں کیا''نصیب میں یہ نامرادی کے دن لکھے تھے''۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

میرے دوستو !اصطلاحات تو قصیدہ میں جیسے میں نے عرض کیا کہ اردو دنیا میں ایسا قصیدہ تو لکھا ہی نہیں گیا آپ جانتے ہیں کہ'' گاڈ آف اونر'' جب پیش کیا جاتا ہے تو توپوں کی سلامی بھی ہوتی ہے تو اعلیحضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے توپوں کی سلامی کا ایک ایسا رنگ دیا ہے عرض کرتے ہیں کہ

کلام اعلیحضرت رحمة الله تعالىٰ عليه

ابھی نہ آتے تھے پشت زین تک کہ سر ہوئی مغفرت کی شلک
صدا شفاعت نے دی مبارک گناہ مستانہ جھومتے تھے

ملفوظات خوشتر رحمة الله تعالىٰ عليه

مغفرت کی تو کیفیات یہ تھیں کہ مژدہ مغفرت سرکار ﷺ کو دیا جارہا تھا کہ محبوب آپ گھبرائیں نہیں ۔اور آپ کہیں گے کہ بھائی یہ سب کیسے ہے تو یہ اللہ کا کرم ہے۔ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جس کو چاہے دے دے۔سرکار ﷺ نے خود فرمایا کہ

شفاعتی من امتی

اور قرآن کہتا ہے کہ

﴿الو انھم اذظلموا انفسھم جاؤک﴾

تو اب یہاں زید اور بکر اور عمر کی تو یہاں گنجائش ہی نہیں کہ رب کریم کا کرم ہے کہ اُس نے رسولِ کریم ﷺ کو اپنے کرم سے نوازا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

الفاظ ومعنی اور محبت وعشق کا جو امام ہو ہم سمجھ رہے ہیں کہ کس کس انداز سے آپ نے اُس کا اظہار کیا ہے۔ اشعار بہت ہیں لیکن کہیں کہیں سے میں لے رہا ہوں۔ آگے عرض کرتے ہیں کہ

﴿کلام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ﴾

نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِر، عیاں ہو معانیٔ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگئے کر گئے تھے
وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہماں کیلئے تھے

﴿حرفِ آخر﴾

حضور اوّل بھی ہیں، آخر بھی ہیں، ظاہر بھی ہیں، باطن بھی ہیں۔

وما علینا الا البلغ المبین

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com